© rasailojaraid.com

"اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان" کے قائدین اور ذمہ داران کے نمائندہ وفد کی

صدر پاکستان اور گورنر پنجاب سے ملاقات کی رپورٹ

مولانا محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

دینی مدارس و جامعات کی حریت فکر و عمل کو قائم رکھا جائے گا اور وہ سرکاری مداخلت و کنٹرول سے حسب سابق کلی طور پر آزاد ہوں گے۔ یہ دنیا میں کفالت عامہ اور شرح خواندگی بڑھانے کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے، جس پر حکومت کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا۔

دینی مدارس و جامعات کی تنظیمات، وفاقوں کے سربراہان و ذمہ داران کو صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کی واضح یقین دہانی۔

ہم مملکت کے اندر فرقہ وارانہ، لسانی، علاقائی اور ہر قسم کی دہشت گردی کو کچلنے کے لیے حکومت کے ہر شفاف عمل کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ موجودہ نازک اور حساس حالات میں دشمن کے مقابلے میں حکومت کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ ہندوستان کی مسلط کردہ جارحیت کا مقابلہ پوری قوم متحد ہو کر کرے گی۔ مدارس کی رجسٹریشن کا پرانا طریقہ بحال کیا جائے۔ غیر ملکی طلبہ کے تعلیمی ویزا کے لیے ون ونڈو آپریشن کا نظام قائم کیا جائے۔ "مدارس بورڈ آرڈیننس" کے ابہامات دور کرنے کے لیے ایک سہ رکنی کمیٹی بنائی جائے۔

دینی مدارس کی تنظیمات کی صدر کو یقین دہانی و مطالبات اور صدر مملکت کے تمام مسائل کو حل کرنے کی واضح یقین دہانی۔

جمعرات ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو دینی مدارس کی تنظیمات کے عہدیداران و ذمہ داران کی چار بجے سہ پہر تا سوا سات بجے شب، صدرِ مملکت کے ساتھ ایک طویل نشست ہوئی، جس میں صدرِ مملکت و چیف ایگزیکٹو جناب جنرل پرویز مشرف نے علماء سے کھل کر بے تکلفی کے ماحول میں باتیں کیں۔ اس موقع پر جنرل عزیز خان چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی، وزیر مذہبی اُمور ڈاکٹر محمود احمد غازی اور وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال بھی موجود تھیں۔ دینی مدارس و جامعات کی تنظیمات کی نمائندگی مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، مفتی منیب الرحمٰن صاحب، مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، مولانا عبدالرحمٰن مدنی صاحب، مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، مولانا غلام محمد سیالوی صاحب اور دیگر ذمہ داران نے کی۔

صدرِ مملکت و چیف ایگزیکٹو جناب جنرل پرویز مشرف نے دینی مدارس کی تنظیمات کے عہدیداران و ذمہ داران کو واضح یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ:

(ا) دینی مدارس و جامعات کی حریت فکر و عمل کو قائم رکھا جائے گا اور یہ ادارے حسب سابق سرکاری مداخلت و کنٹرول سے مکمل طور پر آزاد رہیں گے۔ یہ ادارے دنیا میں "کفالت عامہ" اور "شرح خواندگی" بڑھانے کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے، جس پر حکومت کا ایک بھی پیسہ خرچ نہیں ہوتا۔ یہ ادارے بحیثیت مجموعی دس لاکھ افراد کو مفت تعلیم و تربیت، علاج اور قیام و طعام کی سہولتیں فراہم کرتے ہیں اور حکومت کے پاس اتنے مالی وسائل نہیں کہ اتنا بوجھ اُٹھا سکے۔ البتہ وہ ان اداروں کی وہ مشکلات اور مسائل جو حکومت سے متعلق ہیں، کو حل کرنے میں مکمل تعاون کریں گے۔ اُنھوں نے واضح یقین دہانی کرائی کہ سرکاری مدارس بورڈ کا دائرہ اختیار مجوزہ ماڈل مدارس اور رضاکارانہ طور پر اس سے الحاق کرنے والے مدارس تک محدود رہے گا، اور جو دینی مدارس اس بورڈ سے ملحق نہیں ہوں گے ان پر اس بورڈ کا کنٹرول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہوگا۔

(۲) اُنھوں نے علماء کو یقین دلایا کہ اگر خدانخواستہ ہندوستان کی حکومت نے مہم جوئی کا راستہ اختیار کیا اور پاکستان پر جبراً کوئی جنگ مسلط کی تو اس کا جواب پوری قوت سے دیا جائے گا۔ ہماری تینوں مسلح افواج، آرمی، نیوی اور ائیر فورس اور میزائل سسٹم ریڈالرٹ پوزیشن میں ہیں اور پاکستان کی دفاعی صلاحیت کے بارے میں دشمن کو کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) انھوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ قتل وغارت اور دہشت گردی ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور ہم اس سے نمٹنے کا پورا عزم کر چکے ہیں۔ بعض جرائم پیشہ افراد چند مخصوص اداروں کو اپنی کمین گاہ کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں، لیکن بحیثیت مجموعی دینی اداروں کی خدمات اور کردار شفاف، پرامن اور بے داغ ہے اور ہم ان کی دینی وملی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور میں عالمی لیڈروں کو بھی بشمول صدر امریکہ ووزیراعظم برطانیہ، ان اداروں کے معاشرے میں تعمیری کردار، خدمات اور اہمیت سے آگاہ کرتا رہا ہوں۔

دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات کے عہدیداران وذمہ داران نے اپنی گزارشات، مطالبات اور یقین دہانیوں میں کہا کہ:

(۱) ہم بھارت کی جانب سے مسلط کردہ کسی بھی جارحیت کی صورت میں غیر مشروط طور پر حکومت کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، کیونکہ ملک کی وحدت، سالمیت، دفاع، بقا اور تحفظ ہمارے لیے ایمان اور عقیدے کا درجہ رکھتی ہے۔ پاکستان کی ایٹمی قوت اُمت مسلمہ کا مشترکہ ورثہ اور اثاثہ ہے، اور یہ ہماری خود مختاری، آزادی اور سلامتی کے لیے ایک مؤثر (Deterrent) سدِ جارحیت ہے۔

(۲) علماء نے یقین دہانی کرائی کہ واضح قرائن، ثبوت اور شہادتوں کے ساتھ ملک میں جاری ہر قسم کی فرقہ وارانہ، لسانی وعلاقائی دہشت گردی کو کچلنے کے لیے حکومت جو کارروائی کرے گی، ہم اس کی مکمل تائید وحمایت کریں گے۔

(۳) علماء نے صدر مملکت سے مطالبہ کیا کہ:

(الف) مدارس کی رجسٹریشن کا سوسائٹیز ایکٹ کے تحت، سابقہ طریقہ بحال کیا جائے، اسے واضح، سہل اور شفاف بنایا جائے اور سال بہ سال تجدید کی قدغن نہ لگائی جائے۔

(ب) غیر ملکی دینی طلبہ کے لیے دینی تعلیم کے ویزوں کے اجراء کے لیے وزارت مذہبی اُمور میں ون ونڈو آپریشن کا نظام قائم کیا جائے۔ کیونکہ یہ طلبہ بیرون ملک پاکستان کے رضاکار سفیر ہوتے ہیں، ورنہ بامر مجبوری یہ ہندوستان کا رُخ کرتے ہیں۔

(ج) مدارس بورڈ آرڈیننس کے ابہامات کو دور کرنے کے لیے ایک سہ رکنی نظر ثانی کمیٹی قائم کی جائے جو مفتی منیب الرحمٰن، مولانا محمد حنیف جالندھری اور جسٹس (ر) امجد علی پر مشتمل ہو۔

صدر مملکت نے ان مطالبات کو جائز قرار دیا اور موقع پر ہی وزیر مذہبی اُمور ڈاکٹر محمود احمد غازی کو عملی اقدامات تجویز کرنے کی ہدایت دی۔

(د) صدر مملکت نے میٹرک تا بی۔ اے دینی بورڈوں کی جاری کردہ شہادات واسناد اور ڈگریوں کی منظوری کا طریقہ کار وضع کرنے کے لیے وزیر مذہبی اُمور کو ہدایت دی۔

علماء نے صدر مملکت کو بتایا کہ:

(الف) ہمارے نصاب پہلے ہی سولہ سالہ دورانیہ پر مشتمل ہیں اور اس میں میٹرک کی سطح تک عصری علوم (انگریزی، معاشیات، ریاضی اور جنرل سائنس) کے مبادیات شامل ہیں۔

(ب) ہمارا اصل کام تدیّن، تشرع اور اخلاص، تقویٰ اور اتباع سنت پر مبنی تربیت سے آراستہ ماہرین علم دین تیار کرنا ہے اور یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تخصص (Specialisation) کا دور ہے، اور عصری علوم کی یونیورسٹیز بھی یہی کرتی ہیں۔

صدر مملکت نے علماء کے مطالبہ پر وعدہ کیا کہ:

(الف) آئندہ سرکاری وزراء عموم کے ساتھ (Generalise) دینی مدارس کو اپنے بیانات کا ہدف نہیں بنائیں گے۔ جو فرد یا ادارہ کسی منفی سرگرمی، دہشت گردی، قومی وملی مجرموں کو تحفظ فراہم کرنے میں ملوث ہوگا، اس کا یقینی (Specification) ثبوت و شواہد (With proof & evidence) کے ساتھ نام لیا جائے گا۔

صدرِ مملکت کی ان واضح یقین دہانیوں کے بعد "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان" نے کامل اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ ۶ جنوری ۲۰۰۲ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں طلب کردہ مدارس کنونشن کو ملتوی کیا جاتا ہے، اس دوران ہم صدر مملکت کی یقین دہانیوں پر، حکومت کے ذمہ داران کے عمل در آمد کی رفتار، نیک نیتی، عملی پیش رفت کا باریک بینی سے جائزہ لیتے رہیں گے اور اس کے بعد مستقبل کے لائحہ عمل کا فیصلہ کریں گے۔ کیونکہ بظاہر صدر مملکت وچیف ایگزیکٹو کی واضح یقین دہانیوں کو تسلیم نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے حسن ظن کے شرائی اُصول کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے اور آئندہ اہل اقتدار کے قول وعمل کی مطابقت یا تضاد ہمارے لائحہ عمل کی بنیاد ہوگی۔

"اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان" کے نمائندہ وفد نے دسمبر ۲۰۰۱ء کو گورنر پنجاب جناب خالد مقبول سے ملاقات کی۔ مختلف دینی تنظیموں کی نمائندگی درج ذیل حضرات نے فرمائی:

مولانا میاں نعیم الرحمان، مولانا محمد حنیف جالندھری، مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا فضل الرحیم، مولانا محمد یونس بٹ، مولانا فتح محمد۔

دینی تنظیمات کے ان عہدیداران نے گورنر پنجاب کو مدارس دینیہ کی قومی وملی خدمات، کفالت عامہ اور شرح خواندگی میں اضافے اور جہالت کے اندھیروں کو کافور کرنے کی شاندار مساعی سے آگاہ کیا۔ وفد نے گورنر پنجاب کو مدارس دینیہ کے خلاف چلائی جانے والی منفی پروپیگنڈہ مہم سے بھی آگاہ کیا۔ گورنر نے وفد کی معروضات کو نہایت توجہ سے سنا اور وفد کی جانب سے پیش کردہ مطالبات پر مؤثر کارروائی کا وعدہ کیا۔ وفد نے گورنر پنجاب کی توجہ پنجاب میں بے گناہ علماء ومذہبی کارکنوں کی بے جا گرفتاریوں کی طرف بھی مبذول کرائی، جس پر انھوں نے یقین دہانی کرائی کہ بے گناہ افراد کو جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ انھوں نے مدارس کے اُن مسائل، جن کا تعلق صوبائی حکومت سے ہے، کے حل کے سلسلہ میں ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا اور مدارس دینیہ کی خدمات کو سراہا۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com